

HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic & Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: <http://habibiaislamicus.com>

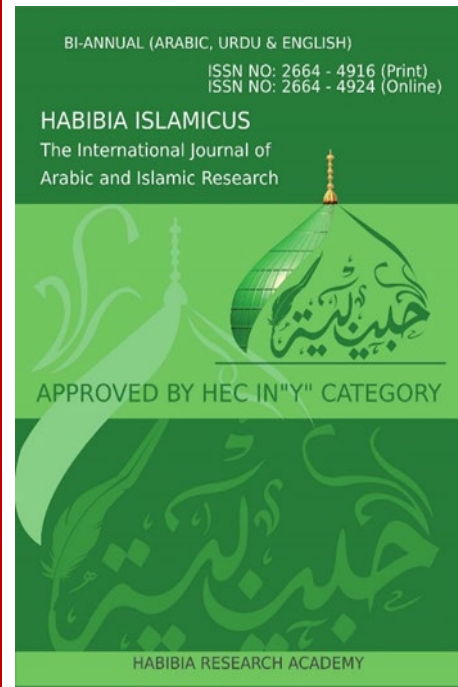
Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration
Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).



TOPIC:

ISLAM AND MYSTICISM STATUS AND IMPORTANCE A HISTORICAL ANALYSIS

اسلام اور تصوف مقام و اہمیت ایک تاریخی جائزہ

AUTHORS:

- 1- Sohail Akhtar, Lecturer Department of History, Ghazi University, Dera Ghazi Khan
Email: sohailakhtar252@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0002-9344-7551>
- 2- Muhammad Asghar, Research Scholar, Department of History, Ghazi University, Dera Ghazi Khan
Email: asgharzohrani@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0001-5773-9939>
- 3- Sajeela Perveen, (Visiting Lecturer) Department of History Ghazi University, Dera Ghazi Khan
Email: sajilahaider@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0002-9749-7230>

How to Cite: Akhtar, sohail, Muhammad Asghar, and Sajeela parveen (2021). ISLAM AND MYSTICISM STATUS AND IMPORTANCE A HISTORICAL ANALYSIS: اسلام اور تصوف مقام و اہمیت ایک تحقیقی و تاریخی جائزہ. *Habibia Islamicus* (The International Journal of Arabic and Islamic Research), 5(3), 33-42. <https://doi.org/10.47720/hi.2021.0503u03>.

URL: <http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/235>

Vol. 5, No.3 || July –September 2021 || P. 33-42

Published online: 2021-09-07

QR. Code



ISLAM AND MYSTICISM STATUS AND IMPORTANCE A HISTORICAL ANALYSIS

اسلام اور تصوف مقام و اہمیت ایک تاریخی جائزہ

Sohail Akhtar, Muhammad Asghar, Sajeela Perveen,

ABSTRACT:

The term Sufism is related to mysticism which has been assumed in Islam. Although it is not so much a set of doctrines but a mode of feelings in the religious and spiritual domain. Sufism is based on piety and truth, and it traces its origin to Quran and Hadith. Sufism or Tasawuf (mysticism) is the essence of Islamic thought and philosophy while this concept is based on high moral values of life and the purity of man with exalted spiritual emotions. The word Sufism in Islam originated and developed in the noble persons of Arabia. It flourished in Iran and Central Asia and then spread in Africa and finally reached at Sub-continent in the 5th century. Thousands of Sufis all over the world with their followers are affiliated with different Sufi orders. These Sufis influenced the lives of the people through their social and religious norms and etiquettes with special religious practices. This paper highlights the status and importance of mysticism in Islam in light of the various thoughts of Sufis.

KEYWORDS: Mysticism, Sufism, Spiritual domain, piety, Affiliated, Subcontinent, etc.

تعارف: اسلام ایک عالم گیر مذہب ہے اس میں مختلف اداروں کی تشکیل دوسری صدی ہجری میں شروع ہو گئی تھی انہیں میں ایک تصور روحانیت سے ہے جسکی تربیت اور تعمیر تصوف کہلائی۔ عہد نبوی ﷺ میں مسجد نبوی کے سائے میں موجود صفہ کی جماعت تعلیم و تربیت کی اولین مکتب گاہ تھی۔ جس کی بدولت رشد و ہدایت کی تعلیم کا پرچار کرنے والی یہ جماعت بعد میں صوفی کہلائی مگر کچھ یہ بھی روایات ہیں۔ اس بارے یہ بھی مشہور ہے کہ اس کا آغاز اویس قرنی نے کیا اور کچھ کے خیال میں یہ اصطلاح زید ابوالباشم نے استعمال کی جو شام کے ایک زاہد تھے۔^۱ مگر بہت سارے محققین کا یہ بھی خیال ہے کہ صوفیاء کی ایک کثیر تعداد نے روحانیت اور تزکیہ نفس کی تربیت کا بیڑا اٹھایا ان میں پہلا نام حضرت جنید بغدادی کا ہے۔ پھر اسی طرح حضرت شبلی اور ابوطالب الحکی شامل ہیں۔ ابراہیم بن ادہم، فضل بن ایاز، سری سقطی اور معروف کرخی جیسے عظیم بزرگوں نے اس کو پروان چڑھایا۔^۲ ان زہداء کی جماعت نے اسلام کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور اپنے اوصاف حمیدہ سے اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا کر انسانیت کو اسلام کی حقانیت سے روشناس کرایا۔ صوفیاء نے ان چار باتوں پر زور دیا ان میں پہلی طریقت، دوسری معرفت، تیسری حقیقت اور چوتھی وصل۔ ان کے خیال میں یہ صفات تزکیہ نفس، احسان، اخلاص کو جنم دیتی ہیں یہی تصوف کا موضوع ہیں اور نہ صرف محمود و مستحسن ہیں بلکہ ان صفات کا حصول اور اکتساب شریعت اسلامیہ میں مطلوب اور متصور کا درجہ رکھتا ہے۔ درحقیقت تصوف تزکیہ نفس کا دوسرا نام ہے اور بعثت نبوی کے مقاصد چہرگانہ میں سے دوسرا اہم مقصد ہے۔^۳

سابقہ مواد کا جائزہ: ادب کو تحقیق میں نمایاں مقام حاصل ہے اور اس مقالے کی تیاری میں ابتدائی و ثانوی ماخذات سے استفادہ کیا گیا ان میں کشف المحجوب، عوارف المعارف، تذکرۃ الاولیاء، بزم صوفیاء، تاریخ تصوف، خزینۃ الاصفیاء اب کوثر، اور رسائل اور تحقیقی مضامین سے استفادہ کیا گیا جبکہ تاریخی طریقہ تحقیق کو اپناتے ہوئے اس مقالے اقداری طریق تحقیق کو استعمال کیا گیا۔

موضوع پر گفتگو: اسلام کی آمد نے انسانیت کو گمراہی سے بچنے کا درس دیا اور پاکیزگی اختیار کرنے کی تلقین کی۔ اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا۔ دنیا سے ترک تعلق کر کے اپنے آپ کو اللہ سے جوڑ جانے کی ترغیب دی۔ محبت و عداوت کو اللہ کی خوشی کی خاطر اختیار کرنے کی نصیحت کی۔ فرمان نبوی ہے، من احب للہ و ابغض للہ و اطاع للہ فقد استکمل الایمان۔⁴ اور جس نے محبت اللہ کیلئے اور عداوت بھی اللہ کیلئے کی۔ اور اللہ کی رضا کیلئے عطا کیا اور اللہ ہی کیلئے روکا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔ اسلام دین حنیف اور سچائی کا علمبردار ہے یہ ظاہری و باطنی پاکیزگی کا جہاں درس دیتا ہے اور وہیں اس کے ماننے والے بھی راہ حق پر چلنے کی دعوت دیتے ہیں انہیں میں ایک عمل صوفیاء کا ہے۔ صوفیاء کا لفظ تصوف سے جڑا ہے۔ اور لفظ تصوف کے مادہ اشتقاق کے بارے میں اگر محققین اور مفسرین کی علیت کی روشنی میں رجوع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی متفقہ تعریف ممکن ہی نہیں۔ محققین کی رائے میں تصوف کا فظ صوف سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی اُون لیئے جاتے ہیں اس طرح صوف کے لباس پہنے والے کو صوفی کہا جاتا ہے۔⁵

تصوف من کو مار کر تقویٰ کو پالنے کا عملی سبق ہے اور تقویٰ کی روح ہے کہ بندہ مومن کا کوئی بھی قدم خلاف شریعت نہ ہو خود کو خدا کے حوالے کر دے اپنے آپ کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دے۔ جب اللہ کہہ تو حرف اللہ کہتے ہوئے خود کو خدا کے سپرد کر دے اور اللہ کے لفظ کی ادائیگی واضح کر دے کہ وہ اپنے آپ کو سپرد خداوندی کر چکا۔⁶ تصوف صرف ذات الہی سے تعلق بنانے کا نام ہے اور اس میں باقی کسی چیز کی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ صرف اللہ ہی نظر آتا ہے۔ اور کسی دوسرے واسطے کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ اس لیئے خالص تصوف میں الحاد کا امکان ہی نہیں رہتا۔ شیخ سعدی کہتے ہیں کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص اطاعت رسول کے بغیر تصوف میں داخل ہو یا تصوف کا راستہ اختیار کر سکے ایسا محال ہے۔ مختلف صوفیاء نے واضح طور پر تصوف میں شرک کے امکان کو ناصرف رد کیا بلکہ اس کو غلط کہہ کر اس کی مخالفت کی اور کہا کوئی صاحب طریقت رد شریعت نہیں ہو سکتا۔ لہذا صحیح اسلامی تصوف بالیقین اور ایمان قرآن و حدیث کی تفسیر ہو سکتا ہے۔ اور سلوک طے کرنے کو بھی اتباع شریعت سے منسلک کیا ہے۔ اور یوں کہا لا مقصود الا اللہ، لا مطلوب الا اللہ، لا حاکم الا اللہ، لا رازق الا اللہ، لا امر الا اللہ، لا دافع البلاء الا اللہ لا مالک الا اللہ۔ ابن خلدون نے کہتے ہیں تصوف صوف سے مشتق ہے اور اس کے خیال میں اسلاف کو صوف لباس یعنی اُون کا لباس مرغوب تھا کیونکہ وہ ہد کے قریب ہے اور صوفیاء کھد رکال لباس پہنتے تھے۔⁷ البتہ کچھ لوگوں کے مطابق یہ لفظ صفہ سے موسوم ہے اس سے مراد اصحاب صفہ ہیں۔ تصوف کا لفظ اور صوفی صفا سے مشتق ہیں اور اس سے مراد صاف ہونا ہے اس کا مطلب ہے اپنے باطن کو پاکیزہ اور مہذب بنا کر دل کی میل کو صاف کرنا ہے پس جو ایسا کرتا ہے وہ صوفی بن گیا اور اہل تصوف میں شامل ہو گیا ہے اور اس نے اپنا تعلق اللہ سے جوڑ لیا ہے۔⁸

اس طرح حضرت عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ تصوف حق کے ساتھ سچائی ہے اور مخلوق کے ساتھ بھلائی ہے تصوف میں چار حروف ہیں جن میں "ت" سے مراد توبہ، "ص" سے مراد صفائی، "و" سے مراد ولایت اور "ف" سے مراد فنا فی اللہ ہے۔ تصوف ان چار الفاظ کا مجموعہ ہے اور کوئی بھی صوفی تب بنے گا جب اس کے اندر یہ چار باتیں موجود ہوں گی۔ اور اگر کوئی ان باتوں سے روگردانی کرتا ہے تو اس کا تصوف سے واسطہ نہیں۔ تصوف میں تطہیر قلب کو جزا اول سمجھا جاتا ہے۔⁹ تصوف کے بارے میں ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ من سمع صوت اهل التصوف فلا یومن علی دعائهم کتب عند اللہ من الغافلین۔¹⁰ جس نے اہل تصوف کی آواز سنی اور اسے نہ مانا تو وہ بارگاہ حق میں غافلوں میں شمار ہوا۔ لفظ تصوف کے مادہ مصور کی بحث میں پڑے بغیر صرف اس کی حقیقت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو تصوف دراصل روحانی تربیت و تزکیہ نفس سے

وابستہ ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت ذکریا انصاری فرماتے ہیں "تصوف اس علم کا نام ہے جس سے تزکیہ نفس، تصفیہ اخلاق، تعمیر ظاہر و باطن کا احوال معلوم ہو جائے اور جس کے نتیجے میں سعادت عبادی حاصل ہو جائے تو یہ تصوف کی حقیقت ہے۔"¹¹

"اگر لفظ تصوف کے مادہ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کئی تشریحات اور حقائق سے منسلک ہے مگر اس کے اس کے ماحصل پر ہی بات کی جائے تو واضح ہوتا ہے کہ لفظ تصوف سے مراد ہم ان تعلیمات کی اس روح کو گردانتے ہیں جو صوفیاء کرام کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ "تزکیہ نفس، عدل و احسان، اخلاق و عبادات، مساوات و رواداری، شفقت و مہربانی، سچائی و راست بازی، اخلاص و فقر، محنت و مشقت اور تبلیغ و تربیت کا عملی مظاہرہ ہے۔ صوفیاء کرام نے ترویج حق اور تربیت انسانی کے مشن کو پرواں چڑھا کر معاشرے سے بغض و نفاق، حسد و شر، منافقت، بدی کے خاتمے کے ساتھ انسانی بقائے باہمی اور ہمدردی کے جذبات بڑھانے کیلئے بلا تفریق اور بلا رنگ و نسل کام کیا۔ معاشرتی رواداری پر مبنی معاشرے کی تشکیل میں اسلام کی بنیادی اصولوں عملی جامہ پہنانے کا سہرا صرف صوفیائے کرام کے سر سجا۔ اسلام میں تصوف کو پذیرائی ملنے کی ایک اہم وجہ تزکیہ نفس کی ترغیب ہے جو صوفیاء کی تعلیمات کا بنیادی ماخذ اور جزو اولین ہے۔ اسلام میں تصوف کی اہمیت کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں۔ جس کے بارے میں یوں کہا گیا۔ ہوالذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیہم ایتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتاب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔¹² وہی اللہ ہی ہے جس نے امیوں میں ایک عظیم الشان رسول کو مبعوث فرمایا۔ انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور اس کے نفوس کا تزکیہ کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ اصل کے علاوہ قرآن مجید کی کئی آیات ایسی ہیں جو تزکیہ نفس کی اہمیت اور افادیت پر استدلال ہے کرتی ہیں۔ قد افلح من زکھا وقد خاب من وسھا۔¹³ یقیناً بامراد ہوا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا اور نامراد ہوا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو میلا کر دیا

و اما من خاف مقام ربہ و نہی النفس عن الهوی فان الجنة هی الماوی۔¹⁴ جو اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈرا اور اس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا ایسے شخص کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔

ان اللہ مع الذین اتقوا ہم محسنون۔¹⁵ بے شک اللہ ساتھ ہے ان لوگوں کے جو متقی بھی ہیں اور محسن بھی ہیں۔ لیس علی الذین امنو و عملو الصالحات جناح فیہا طعفو اذا ما تقوا و امنو و عملو الصالحات ثم اتقوا و امنو ثم اتقوا و احسنو۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں ان لوگوں کو اس میں کچھ گناہ نہیں جو انہوں نے کھالیا بشرطیکہ ڈرتے رہیں اور ایمان پر قائم رہیں اور احسان یعنی اخلاص اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایمان کے تین درجے قائم کئے پھر چوتھے درجے کو احسان قرار دیا جو عبارت تصوف ہے۔ بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ خالق پر علی الدوام نظر رکھنے کی وجہ سے خلق پر نظر کرنے کو فراموش کر دے۔ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں شریعت کے تین اجزاء ہیں۔ علم، عمل اخلاص جب تک ان تینوں کی تکمیل نہ شریعت کا حق ادا نہیں ہوتا اور جب شریعت کا حق ادا ہو گا تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ جو دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں سے برتر ہے۔ و رضون من اللہ اکبر اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بری چیز ہے۔ حضرت مجدد کے مذکورہ بالا ارشاد کی وضاحت ایک عالم ربانی نے اس طرح بیان کی ہے۔ جس کو مولانا اشرف علی تھانوی یوں بیان کرتے ہیں۔ دین شریعت کے پانچ اجزاء ہیں۔ عقائد، عبادت، معاملات، معاشرت، تصوف اور تصوف جس کو شریعت میں اصلاح نفس کہتے

ہیں ان پانچوں اجزاء کے مجموعے کا نام دین ہے اگر کسی شخص میں ایک جزو بھی ان میں سے کم ہو گا تو وہ شخص ناقص الدین ہو گا جیسے کسی کے ایک ہاتھ نہ ہو تو وہ ناقص الخلق ہے۔¹⁶

عالم اسلام کے نامور محقق اور عالم دین ڈاکٹر محمد حمید اللہ اپنے ایک خطے میں فرماتے ہیں: خوش قسمتی سے ہمیں دین کے سلسلے میں ایک سہولت یہ حاصل ہے کہ خود آپ کی ہی ایک حدیث میں اس کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے یہ حدیث صحاح ستہ کی ساری کتابوں یعنی بخاری و مسلم وغیرہ میں موجود ہے ایک روایت میں یہ صراحت بھی آئی ہے کہ اسی واقعے کا تعلق حضور ﷺ کی زندگی کے آخری دو بلکہ شاید آخری سال سے ہے اس حدیث میں تین چیزوں کی وضاحت کی گئی ایمان کیا چیز ہے؟ اسلام کیا چیز ہے؟ احسان کیا چیز ہے؟ انہی تین باتوں کو بالفاظ دیگر عقائد، عبادات اور تصوف کہا جاسکتا ہے۔¹⁷ یہ حدیث، حدیث جبریل کے نام سے مشہور ہے اور طویل متن پر مشتمل ہے میں حدیث کے آخری حصے کو نقل کرتا ہوں۔ جس کا تعلق میرے اس مقالے سے ہے۔ حضرت جبریل سوال کرتے ہیں احسان کیا چیز ہے؟ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اسے دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ احسان کا لغوی معنی حسن کروں، یعنی عبادت کا اچھی طرح بجالانا یعنی اس طرح عبادت کرنا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو مطلب یہ ہے کہ تمہاری عبادت غفلت اور ریا سے منزہ ہو حاصل حضور اور اخلاص ہے اگرچہ انسان اس دنیا میں سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا دھیان کر سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نظر آتے تو جس طرح کی عبادت اس وقت کرتا وہی کرنا چاہیے۔ ایسے وقت میں عبادت اخلاص اور حضور سے بھرپور ہوگی۔¹⁸ ایک غور طلب بات یہ بھی ہے حضرت جبرائیل نے یہ سوال حقیقت ایمان و اسلام دریافت کرنے کے بعد پوچھا۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ عقائد اور اعمال ظاہرہ سے زائد کوئی اور امر بھی قابل تحصیل ہے۔ جس کو احسان کہا گیا ہے یہ حدیث ﷺ طریق تصوف کی صحت کو ثابت کرنے کیلئے ایک قوی دلیل تصور کی جاتی ہے۔ اس طریق تصوف کے ذریعے انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے اور اعمال باطنی کی اصلاح اور درستی ہو جاتی ہے اس کے نتیجے میں قلب میں جلا اور صفاء پیدا ہوتا ہے۔ اور قلب پر بعض حقائق کو نیہ متعلقہ اعیان و اغراض و لوازمات بالخصوص اعمال حسنہ و سنیہ، حقائق الہیہ، صفاتیہ، فعلیہ، بالخصوص معاملات بین اللہ اور بین العبد یعنی جو معاملات اللہ اور بندے کے درمیان ہیں وہ منکشف ہوتے ہیں ان مکشوفات کو حقیقت کہتے ہیں اور اس انکشاف کو معرفت کہتے ہیں۔¹⁹ فریق تصوف کے امام ابو القاسم عبدالکریم القشیری ام نے علم تصوف کی مشہور کتاب رسالہ قشیریہ میں شریعت و حقیقت کی تشریح ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

عوبودیت پر قائم رہنے کا حکم دینا شریعت ہے اور "حقیقت" حق تعالیٰ کی ربوبیت کے مشاہدہ کا نام ہے لہذا ہر وہ شریعت جس کی تائید حقیقت سے نہیں ہوتی وہ غیر مقبول ہے اور ہر حقیقت جو احکام شریعت سے مقید نہ ہو بے سود ہے لہذا شریعت مخلوق کو کس طرح تصرف کرنا ہے لہذا ہر وہ شریعت جس کی تائید حقیقت سے نہیں ہوتی وہ غیر مقبول ہے اور ہر وہ حقیقت جو احکام شریعت سے مقید نہ ہو بے سود ہے۔ لہذا شریعت مخلوق کو مکلف بنانے کے لیے ہے اور حقیقت میں اس بات کی اطلاع دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات میں کس طرح تصرف کرتا ہے لہذا شریعت اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے کا نام ہے اور حقیقت اس کے مشاہدہ کرنے کو کہتے ہیں شریعت میں احکام کی پابندی ضروری ہے اور حقیقت میں ان امور کا مشاہدہ ہوتا ہے جن کا فیصلہ ہو چکا ہے جو تقدیر میں لکھی جا چکی ہیں جو مخفی ہیں یا جو ظاہر ہیں۔ اس سے آگے امام ابو القاسم فرماتے ہیں کہ میں نے استاد ابو علی دقاق کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ایک نعبہ شریعت کی حفاظت کرتا ہے اور ایک نستعین میں حقیقت کا اقرار ہے یا درکھیں کہ شریعت اس اعتبار سے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے واجب ہوئی حقیقت ہے اور حقیقت شریعت ہے اس اعتبار سے کہ معرفت الہی بھی حکم خداوندی سے واجب ہوئی ہے۔²⁰ شریعت میں اللہ

تعالیٰ نے معبود ہے طریقت میں اللہ تعالیٰ مقصود ہے اکبر الہ آبادی مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔ یہ سب کو ہے تسلیم کہ معبود وہی ہے کم ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مقصود وہی ہے

بظاہر تو یہ فرق بہت معمول نظر آتا ہے مگر جب ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا مقصود بنالیتا ہے اور انداز نگاہ میں یہ تبدیلی صرف تصوف کی بدولت پیدا ہوتی ہے تو اس کی دنیا ہی بدل جاتی ہے یعنی وہی دنیا جس کے حصول میں وہ رات دن سرگرداں رہتا تھا اس کے قدموں میں سجدہ ریز ہو جاتی ہے جب تک اللہ تعالیٰ صرف معبود ہے۔ مسلمان بادشاہوں کی غلامی میں کوئی وقت یا قباح محسوس نہیں کرتا مگر جب اس کا مقصود اللہ بن جاتا ہے تو سلاطین عالم خود اس کی قدم بوسی کو اپنے لئے باعث سعادت یقین کرتے ہیں۔ جسے تمنا ہو وہ خواجہ معین الدین اجمیری ہو، قطب الدین بختیار کاکی ہو یا فرید الدین مسعود گنج شکر ہو یا نظام الدین اولیاء ان سب کی زندگی نمونہ خلاق ہے۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتا ہے (اور یہی اسلام کی نہایت ہے تو اسے لامحالہ تصوف کے کوچھے میں آنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا دوسرا نام شریعت ہے۔ قرآن رہے پیش نظریہ ہے شریعت اللہ رہے پیش نظریہ ہے طریقت (اکبر الہ آبادی) حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے فرمایا وہ زرا سی بات جو حاصل ہے تصوف کا یہ ہے کہ جس طاعت میں سستی محسوس ہو سستی کا مقابلہ کر کے اس طاعت کو کرے اور جس گناہ کا تقاضا ہو تقاضے کا مقابلہ کر کے اس گناہ سے بچے۔ جس کو یہ بات حاصل ہوگی اس کو پھر کچھ بھی ضرورت نہیں، کیونکہ یہی بات تعلق مع اللہ پیدا کرنے والی ہے اور یہی اس کی محافظ ہے۔ اور یہی اس کو بڑھانے والی ہے²¹

تصوف اسلامی کی تاریخ اپنے آغاز میں اس کے نام کی تاریخ سے بہت مختلف ہے۔ حضرت ہجویریؒ نے ابوالحسن القوشیؒ (م 348) کا قول نقل کیا ہے۔ آج کل تصوف ایک نام ہے بغیر حقیقت کے، لیکن زمانہ سابق میں یہ ایک حقیقت تھی بغیر نام کے پھر حضرت ہجویریؒ اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہیں کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے زمانے میں یہ نام موجود نہ تھا لیکن اس کی حقیقت ہر شخص میں جلوہ گر تھی اگر ہر شخص کا لفظ کسی قدر مبالغہ آمیز بھی ہو تو تب بھی یہ حقیقت ہے اور سب سے بڑے صوفی مقتدین و متاخرین متفق ہیں۔ اگرچہ متاخرین میں ہمیشہ بے شمار مقدس ہستیاں (مردوزن) مختلف اقطار عالم میں موجود رہی ہیں لیکن تقدس اتنا ہمہ گیر نہ تھا جتنا اسلام کے قرن اول میں پایا جاتا تھا۔ مزید برآں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تاریخ اعتبار سے تصوف کی جڑیں رسول ﷺ کی کوشہ نشینی کے اس عمل میں پائی جاتی ہیں جو حضور ﷺ اولین نزول وحی سے پہلے ماہ رمضان میں غار حرا میں فرمایا کرتے تھے۔ حنفاء کا سایہ عمل جس پر آنحضرت مدینے میں بھی اپنی زندگی کے آخری سالوں میں بھی متواتر کار بند رہے اور ان کے بعض اصحاب بھی اس عمل میں ان کی پیروی کرتے رہے گویا براہی تصوف اسلامی تصوف کے درمیان ایک رشتہ اتصال سمجھا جاتا ہے۔²²

اگر اسلام میں تصوف کی بات کریں تو واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تصوف چوتھی ہجری تک مختلف مدارج طے کرتے ہوئے ایک اہم مقام حاصل کر چکا تھا۔ تصوف سے منسلک اکابرین اور صوفیاء مجاہدات، عبادات اور ریاضات کی بلندیوں پر فائز تھے اور انکی مراقبات کی بنیاد کتاب و سنت کی تعلیمات پر مشتمل تھی۔ ان کی ذات ایک متبحر عالم، دین کے شارع کی تھی جن کا مشن انسانیت کی خدمت اور تربیت تھا۔ بقول جنید بغدادی، ہدایت و فقہ میں محنت کی اور اسی میں میری کامیابی کا راز مخفی ہے۔ جس شخص نے تصوف سے پہلے قرآن و حدیث میں سند نہیں لی اس کو لوگوں کی رہنمائی کا کوئی حق نہیں۔²³ تصوف راہ ہدایت ہے اس میں گمراہی اور گمراہوں سے منسلک باتیں خلاف شریعت ہیں عقائد باطلہ کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ تصوف وہ شمع ہے جس کا منبع قرآن و سنت ہے۔²⁴ تصوف کی توضیح بیان کرتے ہوئے مختلف اکابر صوفیاء یہ دلیل دیتے ہیں کہ تصوف روحانیت کا وہ مخفی پہلو ہے جو

رسول ﷺ کی وساطت سے ان تک غیر منقطع انداز میں پہنچتا ہے۔ جیسے خواجہ محمد سلیمان تونسوی کے حوالے سے مشہور ہے وہ کہتے تھے پیغام روحانیت مرشد در مرشد پہنچا ہے۔ اسی طرح تاریخی اعتبار سے دیکھائے جائے تو بھی اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ زمانہ رسالت سے لیکر قرون وسطیٰ تک ہر نسل اور علاقے میں مشائخ اور تصوف مع مریدین سلسلہ رشد و ہدایت میں ہمہ تن گوش رہے۔ اور مشائخ اور صوفیاء کسی ایک جگہ پر متمکن نہیں رہے بلکہ علمی و روحانی تسکین کیلئے زندگی بھر سرگرداں رہے اور اکابر صوفیاء کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ ان میں بھی کئی خود اکابر صوفیاء کرام تھے۔ جس کی بدولت مختلف سلسلوں کا آپس میں ایک معاشرتی تعلق بھی قائم ہوا۔ اور مستند سلسلوں کو فروغ ملا۔²⁵

صوفیاء سلسلہ تصوف کو نہ صرف آگے بڑھاتے رہے بلکہ تصوف کے آغاز و ارتقاء کی تفصیل بھی انہی کی مرہون منت ہے۔ مختلف سلاسل کو تاریخ کے اوراق پر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ چالیس ہجری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہے پھر اسی طرح ایک سو دس ہجری حضرت خواجہ حسن بصری کی وفات، خواجہ حبیب عجمی 156 ہجری، خواجہ داود 165 ہجری، خواجہ معروف کرخی 201 ہجری، جنید بغدادی 297 ہجری، حضرت سری سقطی 353 ہجری، نے سلسلہ تصوف کو آگے جاری رکھا۔²⁷ بعض لوگوں کے نزدیک یہ مشکوک ہے مگر اس پر شک کرنے کی کوئی درست وجہ بھی موجود نہیں۔ اس پر کچھ مورخین کی نکتہ چینی محض خیالی ہے۔ بقول ڈونالڈ سن صوفیاء کرام معتدل طبیعت اور انسان دوست مزاج کے حامل تھے۔²⁸ جبکہ ابن خلدون کچھ یوں رقمطراز ہے کہ صوفیاء نے جو طریقہ اختیار کیا وہ آغاز اسلام سے منفرد تھا۔ اسلام کی حقیقی روح کے عین مطابق تھا اور معتدلانہ تھا۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں راست بازی عقیدت اور نیکی اور ہدایت کی شمع لیکر صوفیاء دنیا کے اندر پھیل گئے۔ اور انسانی بھائی چارے اور محبت اور امن کے داعی بن کر اسلام کی اشاعت کیلئے مشعل بردار ٹھہرے۔²⁹ صحابہ کرام سے راہ ہدایت حاصل کرنے والے رشد و ہدایت کے ان پروانوں کا طریق عبادت مطمع نظر خدا کی ذات اور اس کی خوشنودی کا حصول تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے زہد و تقویٰ اور انسانی خدمت کو اپنا شعار بنایا اور صوفی کے لقب سے مشہور ہوئے۔³⁰ اہل مذہب کے دو گروہ شمار ہوتے ہیں ان میں سے ایک وہ ہیں جن پر منطق اور عقل کا غلبہ تھا ان کے خیال میں اطاعت شریعت کی پاسداری ہے اور جنت اسی میں پنہاں ہے مگر کچھ اس کے برعکس دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جن کے خیال میں عشق غالب ہے اور صرف اطاعت نہیں بلکہ انکے خیال اطاعت کے علاوہ محبت اور طریقت کو بھی لازمی سمجھتے ہیں جن کا نصب العین دیدار ہے۔ اسی گروہ کو صوفی کا نام دیا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں تصوف دراصل روح انسانی کا اپنی اصل یعنی حق تعالیٰ سے واصل ہونے کا شوق ہے۔ ان کے خیال میں خدا کی ذات اور روح جدا نہیں۔³¹ تصوف کی راہ ہی خدا سے ملانے کا ذریعہ ہے اور اس کو معبود ماننے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اس سے لگاؤ رکھو تاکہ تیرے وجود سے اس کی خوشبو آئے۔ ظاہر اور باطن اس کی محبت کا اقرار ہو بقول اقبال خرد نے کہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل،،،،، دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ نہیں۔³² تصوف کے مشہور اور اہم ترین سلسلے چار مانے جاتے ہیں مگر کچھ ذیلی برانچیں بھی بن چکی ہیں اس طرح کل 14 صوفی سلسلے بن چکے ہیں۔ اسی طرح چار مشہور اور بڑے سلسلوں میں چشتی، قادری، سہروردی اور نقشبندی ہیں مگر ان کے علاوہ جنیدی، اولیسی، صابری کی شاخ بھی ہے۔³³

حاصل بحث: اسلام اور تصوف ایک وسیع اور پیچیدہ موضوع ہے اور اس مقالے میں اختصار کے ساتھ اس موضوع کو زیر بحث لایا گیا۔ اسلام ایک الہامی مذہب ہونے کے ناطے اپنے پیروکاروں کی روحانی اور باطنی تربیت کا درس دیتا ہے اور تزکیہ نفس کا پرچار کرتا ہے۔ دور رسالت اور اکابر صحابہ کرام نے رشد و ہدایت کے اس سلسلے کو دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچایا اور ان کی کاوشوں کی بدولت اسلام پھیلا۔ صحابہ کرام کی تعلیمات کے نتیجے میں

ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی جو زہد و تقویٰ اور حقیقی معنوں میں خالق حقیقی کے پیغام کی ترجمان تھی۔ تزکیہ نفس کے قرآنی تصور کی روشنی میں صوفیاء کرام کی اس جماعت نے عشق حقیقی کو بنیادی عقائد کا جزو قرار دیا اور اللہ تعالیٰ کی حقیقت کے ساتھ اس کی معرفت اور خوشنودی کو اولین ترجیح دیکر اس کی یاد میں خلوت نشینی اختیار کرتے ہوئے جنگلوں اور ریگستانوں میں رہ کر جہاد اکبر کیا جو نفس عمارہ پر قابو پانے کا ذریعہ بنا۔ ان صوفیاء نے عوام الناس میں بھی اسی شعور کو پروان چڑھایا کہ حقیقت حق ہی کل ہے باقی سب جزو ہیں۔ تصوف کی راہ پر چل کر ان لوگوں نے شریعت کو طریقت اور معرفت بخشی۔ اور معرفت الہی انسانیت کو ذکر الہی کی طرف راغب کرنے کا سب سے موثر راستہ ہے۔ جو قلوب کو مطمئن اور منور کرتا ہے جس کے نتیجے میں انسان گمراہی سے بچتا ہے۔ تو گویا اسلامی تعلیمات کو عملی سانچے میں ڈھالنے کا ایک ذریعہ تصوف ہے۔ اسلام میں شریعت کی خلاف ورزی ممکن نہیں اور کشف المہجوب کے مطابق شریعت کا منحرف یا اسکی پاسداری کرنے والا تصوف میں داخل ہی نہیں ہو سکتا تو گویا شریعت کی پابندی تصوف کی چابی ہے۔ جس کا مطمح نظر صرف تربیت انسانی ہے اور نیکی کا پرچار اور بدی کا خاتمہ ہے یہی حکم اسلام کا ہے اور یہی پرچار صوفیاء کا ہے۔ اور عجم میں اسلام کی اشاعت صوفیاء کے روحانی اور قائدانہ کردار، ان کے صدق، اخلاص، زہد و تقویٰ، انسانی تکریم کی بدولت ممکن ہوئی۔ لہذا تصوف اسلام کی اشاعت میں نہایت اہمیت اور افادیت کا حامل ہے۔ جس کی ایک مثال برصغیر میں اشاعت اسلام ہے۔ اور سچے صوفیاء سے بڑھ کر کوئی موحد ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے حقیقت صرف ایک ہے اور وہ اللہ ہے اور توحید کی اساس بھی یہی ہے کہ جلوت و خلوت کا مالک صرف اللہ ہے مکاں تالا مکان مطلوب و مقصود و موجود و محبوب صرف وہی ہے قل انکمتم تحبون اللہ فاتبعونی بحکم اللہ کا اصل راز تصوف میں ہی پنہاں ہے۔

حوالہ جات

- ¹۔ اڈی میکلیگن، پنجاب مذہبی فرقوں و صوفی سلسلوں کا انسائیکلو پیڈیا، بک ہوم لاہور، 2006، ص 52
- Adi MacLigun, Punjab mazhabi furkoun o sufi silsilon ka encyclopedia, book home lahore, 2006 p.g 52¹
- ²۔ صوفیائے اسلام، ص 15
- Sufiyah e Islam, p.g 15²
- ³۔ تاریخ تصوف، ص 11
- Tarikh tasouwaf, p.g 11³
- 4۔ الحدیث،۔ ابو داؤد، حدیث 4681
- Al hadith,. Abu Daoud hadith 46814
5. محمد اکرام، شیخ، آب کوثر، اردو بازار، لاہور، 2001، ص 114
- Muhammad Akram, Shaikh, Ab kosar, urdu bazar, Lahore, 2001, p.g 114
- 6۔ غزالی، امام محمد، روضۃ الطالبین عمدة السالکین، لاہور، 1988، ص 154
- Gazali, Imam Muhammad, rozata altalibien umdatulsalkien, Lahore, 1998, p.g 154
- 7۔ ولی الدین، ڈاکٹر، تصوف اور قرآن، حیدر آباد دکن، ص 23
- Wali uddin, Doctor, Tasouwaf or Quran, Hyderabad Dakan, p.g 23

- 8۔ علی ہجویری، کشف المحجوب، لاہور، 1987، ص 34
- Ali hijwiri, kashaf almahjoob, Lahore, 1987, p.g 34
- 9۔ عطار، خواجہ فرید الدین، تذکرۃ الاولیاء، شبیر برادرز، لاہور، 1990، ص 262۔
- Attar, Khawaja Fariduddin, Tazkirat Awaliya, Shabbir brothers, Lahore, 1990, p. 262.
- 10۔ کشف المحجوب، ص 89
- . Kashf al-Mahjub, p. 89
- 11۔ حسن محمود، عمیر الحقیقت، سلیمانہ اکیڈمی ڈیرہ غازی خان، 2011، ص 23
- Hassan Mahmood, Abeer al-Haqiqat, Academia Sulaymaniyah, Dera Ghazi Khan, 2011, p. 23
- 12۔ القرآن، سورہ جمعہ 63، آیت 02
- Al-Quran, Sura Juma 63, verset 02
- 13۔ القرآن، سورہ نحل 91، آیت 09
- Al-Quran, Sura Shams 91, verset 09
- 14۔ القرآن، سورہ النازعہ، آیت 20، 21،
- Al-Quran, Sura Al-Nazah, versetele 20, 21
- 15۔ القرآن، نحل 16، آیت 128
- . Al-Quran, Nahl 16, verset 128
- 16۔ تھانوی، مولانا اشرف علی، الکشف فی مہمات التصوف، تالیفات اشرفیہ، ملتان، ص 30
- Thanvi, Maulana Ashraf Ali, Al-Takshaf fi Mahmat al-Susuf, Talifat Ashrafiya, Multan, p. 30
- 17۔ ڈاکٹر، حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2006، ص 187
- Dr. Hameedullah, Khutbat Bahawalpur, Idara tahqiqaat Islami, Islamabad, 2006, p. 187
- 18۔ ایضاً
- Ieza
- 19۔ قشیری، امام، رسالہ قشیریہ، مترجم عرفان بیگ، دارالعرفان علیگڑھ، 2005، ص 21
- . Qashiri, Imam, Risala Qashiriya, Mutarajum Irfan Baig, Darul Irfan Aligarh, 2005, p.21
- 20۔ ایضاً
- Ieza
- 21۔ عبدالحی، بصائر حکیم الامت، ص 99
- . Abdul Hai, Basair Hakim al-Umat, p. 99
- 22۔ کشف المحجوب، ص 82
- .Kashf Al Mahjub, p. 82²²

- 23۔ چشتی، یوسف سلیم، تاریخ تصوف، لاہور، 1976، ص 5
- Chishti, Yusuf Salim, Tareekh tasouwaf, Lahore, 1976, p.5
- 24۔ علی ہجویری، کشف المحجوب، لاہور، 1987، ص 17
- . Ali Hajwayri, Kashf al-Mahjub, Lahore, 1987, p. 17
- 25۔ لاہوری، غلام سور، بزم صوفیاء، سنگ میل، لاہور، 1991، ص 34
- . Lahori, Ghulam Sur, Bazim Sufia, Sangmail, Lahore, 1991, p. 34
- 26۔ اردو دائرہ، معارف اسلامیہ
- Urdu दौरا، maarif Islamia²⁶
- 27۔ ای ڈی میگلین، پنجاب مذہبی فرقوں و صوفی سلسلوں کا انسائیکلو پیڈیا، سنگ میل، لاہور 2007، ص 14
- . ED McLagan, Punjab mazhabi fukoun sufi silsilon ka encyclopedia, Sangmail, Lahore 2007, p. 14
- 28۔ ڈونالڈ سن، ڈاکٹر، مسلمانوں کا فلسفہ اخلاق، آکسفورڈ، ص 79۔
- . Donaldson, Dr., Musalmaono ka falsafa Ikhlaq, Oxford, p. 79
- 29۔ ابن خلدون، عبدالرحمان، تاریخ ابن خلدون، مترجم راغب رحمانی، نفیس اکیڈمی کراچی، 1986، ص 191۔
- Ibn Khaldun, Abdul Rahman, Tareekh Ibn Khaldun, Mutarajum Raghieb Rahmani, Academia Nafis Karachi, 1986, p. 191
- 30۔ خزینۃ الاصفیاء، ض اول، ص 242
- . Khazainat al-Asafia, Z I, p. 242
- 31۔ چشتی، ص 6
- Chishti, p. 6
- 32۔ اقبال، علامہ، ضرب کلیم، علم و عرفان، لاہور، 2011، ص 89۔
- . Iqbal, Allama, Zarb Kaleem, Ilam o Irfan, Lahore, 2011, p.89³²
- 33۔ پنجاب مذہبی فرقوں و صوفی سلسلوں کا انسائیکلو پیڈیا، ص 64
- Punjab mazhabi furqoun sufi silsilon ka encyclopedia, p.64³³



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).